کرونا وائرس اور نبوی تعلیمات!

مفتی رفیق احمد بالاکوٹی
اُستاذ ونگران شعبہ تخصص فقہِ اسلامی جامعہ

''کرونا وائرس'' ایک ڈراؤنی وباء بن کر دنیائے انسانیت کا رُخ کیے ہوئے ہے۔ کئی ممالک میں وبائی مرض کی تشخیص بھی ہوچکی ہے اور متعدد انسانی جانوں کے ضیاع کی اطلاعات بھی ہیں، جبکہ کثیر تعداد کے متأثر ہونے کی خبریں بھی عام ہیں۔ امریکہ، برطانیہ، اٹلی، چائنہ اور کوریا کی طرح سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، ایران اور پاکستان میں بھی اس وبائی مرض کے خطرات وخدشات بڑی شدّت سے محسوس کیے جارہے ہیں اور اس کے لیے احتیاطی تدابیر اور حفاظتی احکامات بھی مختلف شکلوں میں سامنے آرہے ہیں۔ عوامی آگاہی کے لیے ریاستی ادارے، اطباء اور متعدد علماء کرام بڑی تندہی سے سرگرمِ عمل ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے، آمین!

تاہم یہ بیماری کس قدر خطرناک ہے اور اس کے خطرات سے عوام الناس کس قدر دوچار ہوئے ہیں؟! اس کا صحیح اندازہ تو فی الحال نہیں ہو پارہا، لیکن اس وبائی مرض کی آگاہی کا منظرنامہ انتہائی ڈراؤنا بن کر وباء سے پہلے ہی خود وباء بن کر معاشرے کو ذہنی ونفسیاتی موت مارے جارہا ہے، اس وباء کی آگاہی مہم نے چارسو سراسیمگی پھیلا رکھی ہے، انسانوں کے غیرضروری اجتماعات کے ساتھ ساتھ ضروری میل جول، بلکہ عبادات اور شعائرِ اسلامیہ سے بھی روکنے کی باتیں ہورہی ہیں۔ آسمانی وباء سے پہلے اس کی آگاہی کو وبائی ہوّا بنانے میں ہمارے بعض دینی دانش وروں کا کردار بھی شامل ہے۔ ہمارے یہ حضرات وبائی امراض کے حوالے سے شرعی احکام وآداب کا یکطرفہ منظرنامہ پیش کرکے ہمارے خوف وہراس میں مزید اضافے کا باعث بن رہے ہیں، ان اہلِ علم کو چاہیے کہ وہ وبائی امراض کے حوالے سے کم ازکم شریعتِ اسلامیہ کی پوری بات نقل فرمائیں۔

اہلِ علم جانتے ہیں کہ وبائی امراض، مختلف مصائب اور خطرات سے متعلق شرعی احکام اور نبوی تعلیمات وہدایات تقریباً چار قسم کی ہیں:

العقیدہ بن کر اس نظریئے سے چمٹا رہے گا تو وہ وبائی مرض کے موہوم اثرات سے ظ رہے گا۔
نبی اکرم ﷺ نے خود جذام میں مبتلا شخص کو اپنے ساتھ بٹھایا اور انہیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا تھا۔

مگر اس کے ساتھ ہی یہ حکم بھی موجود ہے کہ مجذوم سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے کے لیے بھاگتے ہو، اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی متعدی وبائی بیماری کا حقیقی اثر نہ سہی مگر ظاہری سبب کے درجے میں اثر انداز ہونے کا انکار بھی نہیں کیا جا سکتا، بلکہ ایسی وبائی بیماریوں سے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا بھی شریعت کے منافی نہیں، بلکہ شریعت کے مزاج کے عین مطابق ہے۔

پس کسی وبائی مرض، اس کے اثرات اور اس سے بچاؤ کی حفاظتی تدبیریں نارمل انداز میں بیان کرنا، بتانا اور ان پر عمل کرنا تعلیماتِ نبوی کا حصہ ہیں، ایسا ضرور ہونا چاہیے۔ جو اہلِ علم اس آ گاہی مہم اور احتیاطی تدابیر کے اظہار و بیان میں مناسب کردار ادا کر رہے ہیں ان کا کردار بھی قابلِ قدر ہے، دینی تبلیغ ہے، مگر یہ بھی ضروری ہے کہ ایسے حضرات وبائی مرض کے ڈراؤنے پہلو کو مزید ڈراؤنا بنانے کے بجائے نبوی تعلیمات تک محدود رہیں اور نبوی تعلیمات میں سے احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ قضاء وقدر، تسلی اور دلاسے کے شرعی پہلو کو بھی ضرور بیان فرمائیں۔

جبکہ سرکاری حکام اور ریاستی اداروں کے لیے شرعی حکم اور دینی نصیحت یہ ہے کہ وہ بھی اپنی آ گاہی مہم اور احتیاطی تدابیر کو شریعتِ اسلامیہ کے ذکر کردہ احکام وآداب کے تابع ر ۔ اس حوالے سے بے جا جبر و اکراہ سے گریز کریں، با ص عبادات، دینی شعائر اور کتابِ شفاء (قرآن کریم) کے تعلیمی حلقوں میں ذرا بھر رخنہ اندازی نہ کریں، بلکہ روحانی علاج کے طور پر قرآنی 1/2 کے حلقوں، خانقاہوں اور دینی مدارس کے الٰہی ونبوی زمزموں کا فوری احیاء واہتمام کروائیں، ایسے حلقوں کی بندش کے خاتمے کا فوری اعلان کریں اور ہر جگہ اجتماعی دعاؤں کے لیے احکامات جاری کریں۔

جو اہلِ علم' حکامِ وقت کا قرب یا اُن تک رسائی رکھتے ہیں، ان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ کرونا وائرس کی بابت سرکاری رویّے، اس موقع پر علماء کے بیانات اور عالم رؤیا کے سیاحوں کے خوابوں کے حوالے سے جس حد درجے کے احتیاط کی ضرورت ہے، وہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے ''**بذل الماعون في فضل الطاعون**'' میں مذکور ہے، اس کے متعلقہ حصے خود بھی پڑ اور ان افادات کی روشنی میں حکام کو بھی نصیحت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب نوں کو ہر قسم کی وباؤں اور مصیبتوں سے نجات دے اور ظ رکھے۔ آمین

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ ....